125811 ـ كيا شوال كے چھ روزے قسم كے كفاره كے روزوں سے شامل كيے جا سكتے ہيں ؟

سوال

ميرا الله كى قسم كے باره ميں سوال ہے وہ يہ كہ ميں نے الله كى قسم اٹھائى كہ ميں فلاں جگہ نہيں جاؤنگا، ليكن ايك ہفتہ بعد ميں اس جگہ چلا گيا اور فيصلہ كيا كہ ميں شوال كے چھ روزوں ميں قسم كے تين روزے ركھ لوں گا، كيا يہ قسم كا كفاره شمار ہوگا يا نہيں ؟
الله تعالى آپ كو جزائے خير عطا فرمائے.

پسنديده جواب

الحمد لله.

اول:

سوال دينے سے قبل ہم سائل كو اس كے مسئلہ ميں كئى امور پر متنبہ كرنا چاہتے ہيں كہ:

1 ـ اصل ميں مسلمان كو اپنى قسم كى حفاظت كرنى چاہيے كہ وہ ہر چيز پر قسم نہ اٹھاتا پھرے، كئى ايك امور ہيں جو الله كى قسم كے مستحق نہيں.

الله سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اپنى قسموں كى حفاظت كرو المآئدة (89).

شيخ محمد بن صالح العثيمين رحمہ الله كہتے ہيں:

" اصل يہى ہے كہ كثرت سے قسم نہيں اٹھانى چاہييں كيونكہ الله سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اور اپنى قسموں كى حفاظت كرو .

بعض علماء كرام نے اس كى تفسير ميں كہا ہے كہ: يعنى كثرت سے قسميں مت اٹھاؤ، بلاشك و شبہ يہى اولى ہے، اور زبان كے ليے بھى زياده سليم ہے، اور برى الذمہ ہونے ميں بھى بہتر ہے "

دیکھیں: الشرح الممتع (15 / 117).

2 ۔ آپ نے جس جگہ نہ جانے کی قسم اٹھائی تھی اگر تو وہ حرام جگہ تھی اور وہاں جانا شرعی طور پر حلال نہ تھا تو آپ کو اپنی قسم پوری کرنی چاہیے تھی اور وہاں نہیں جانا چاہیے تھا لیکن اگر وہاں جانا واجب تھا ۔ مثلا صلہ رحمی یا قریبی رشتہ دار کو ملنا ۔ تو آپ کے لیے یہ قسم توڑنی واجب تھی یعنی اگر وہاں جانا واجب تھا تو قسم توڑنی واجب تھی.

اور اگر وہاں جانا مستحب تھا تو قسم توڑنا مستحب تھی اور اگر وہاں جانا مباح تھا تو بھی قسم توڑنی مباح تھی، اس لیے آپ اپنے دین و دینا کی خیر و بھلائی دیکھیں، اور اپنے پروردگار کا جس میں زیادہ تقوی تھا اس کام کو کریں، اگر وہاں جانا بہتر اور زیادہ تقوی کا باعث تھا تو آپ وہاں جائیں اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کریں، وگرنہ اپنے آپ کو وہاں جانے سے روکے رکھیں.

عبد الرحمن بن سمرة رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اگر آپ کوئی قسم اٹھائیں اور دیکھیں کے اس کام کے علاوہ کوئی اور کام اس سے بہتر ہے تو آپ وہ کام کریں جو بہتر ہے اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دیں "

صحیح بخاری حدیث نمبر (6343) صحیح مسلم حدیث نمبر (1652).

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس کسی نے بھی قسم اٹھائی اور پھر دیکھا کہ اس کے علاوہ کوئی اور کام بہتر ہے تو وہ اپنی قسم کا کفارہ ادا کر کے وہ کام کر لے جو اس سے بہتر ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1650).

موسوعة الفقهية میں درج ہے:

بر الیمین کا معنی ہے کہ اپنی قسم میں سچائی اختیار کی جائے، اور جس پر قسم اٹھائی ہے اسے کیا جائے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اپنی قسمیں پختہ کرنے کے بعد انہیں مت توڑو، حالانکہ تم نے اللہ سبحانہ و تعالی کو اس پر کفیل بنایا ہے، یقینا اللہ تعالی جاننے والا ہے جو تم عمل کرتے ہو .

واجب فعل پر واجب ہے یا پھر حرام ترک کرنے پر بھی واجب ہے، تو اس طرح اطاعت والی قسم کو پورا کرنا واجب ہے کہ جس پر قسم اٹھائی ہے اسے پورا کیا جائے، اور اس میں قسم توڑنی حرام ہوگی.

لیکن اگر قسم واجب فعل ترک کرنے یا پھر حرام کام کرنے پر اٹھائی گئی ہو تو یہ قسم معصیت کی قسم ہوگی جسے توڑنا واجب ہے.

اگر کسی نے کسی نفلی کام کرنے پر قسم اٹھائی مثلا نفلی نماز یا نفلی صدقہ تو قسم پوری کرنا مندوب ہے، اور اس کی مخالفت کرنا اور توڑنا مکروہ ہوگا.

اور اگر کسی نے نفل ترک کرنے پر قسم اٹھائی تو قسم مکروہ ہوگی، اور اس پر قائم رہنا مکروہ ہوگا، سنت یہی ہے کہ یہ قسم توڑ دی جائے.

اور اگر کام مباح ہو تو قسم توڑنا مباح ہوگا، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جب آپ قسم اٹھائیں اور پھر دیکھیں کے اس کے علاوہ دوسرا کام بہتر ہے تو آپ وہ کام کریں جو اس سے بہتر ہے اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دیں " انتہی

3 - آپ کا یہ فیصلہ کہ قسم توڑنے کے بدلے تین روزے رکھیں گے یہ جائز نہیں، اور قسم میں روزے رکھنے اسی صورت میں جائز ہیں جب آپ دس مسکینوں کو کھانا کھلانے یا پھر انہیں لباس مہیا کرنے سے عاجز ہوں.

قسم کا کفارہ یہ ہے کہ دس مسکینوں کو کھانا کھلایا جائے یا پھر انہیں لباس مہیا کیا جائے، یا پھر ایك غلام آزاد کیا جائے، جو شخص یہ کچھ نہ پائے تو وہ تین روزے رکھے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اللہ تعالی تمہاری لغو قسموں میں تمہارا مؤاخذہ نہیں کریگا، لیکن مؤاخذہ اس میں کریگا جو تم نے پختہ قسمیں اٹھائیں ہیں، ان کا کفارہ یہ ہے کہ دس مسکینوں کو اوسط درجے کا کھانا کھلایا جائے جو تم اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو، یا انہیں لباس مہیا کیا جائے، یا ایك غلام آزاد کیا جائے، اور جو کوئی اسے نہ پائے تو وہ تین روزے رکھے، جب تم قسمیں اٹھاؤ تو تمہاری قسموں کا کفارہ یہ ہے، اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو، اسی طرح اللہ تعالی تمہارے لیے اپنی آیات بیان کرتا ہے تا کہ تم شکر ادا کرو المآئدۃ (89).

مزید آپ سوال نمبر (45676) کے جواب کا مطالعہ بھی کریں.

دوم:

رہا یہ سوال کہ قسم کے کفارہ کے روزے شوال میں رکھے جائیں اور انہیں شوال کے چھ روزوں میں شمار کیا جائے جن کے بارہ میں فضیلت آئی ہے کہ رمضان المبارک کے ساتھ اگر کوئی شوال کے بھی چھ روزے رکھتا ہے تو اس نے سارے سال کے روزے رکھے.

اس کے بارہ میں ہم یہ گزارش کرتے ہیں کہ اگر آپ مسکینوں کو کھلانا کھلانے یا انہیں لباس مہیا کرنے سے عاجز ہونے کی بنا پر تین روزے رکھیں تو انہیں شوال کے چھ روزوں میں شامل نہ کریں، کیونکہ نفلی اور واجب نیت میں جمع کرنا جائز نہیں.

کیونکہ کفارہ کے روزے مخصوص ہیں جو مستقل نیت کے محتاج ہیں، جیسا کہ شوال کے چھ روزوں کا حال ہے، اس بنا پر آپ کا قسم کے کفارہ میں تین روزے رکھنا شوال کے چھ روزوں میں شامل نہیں ہوگا.

مستقل فتوی کمیٹی کےعلماء کرام سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

کیا شوار کے چھ روزے اور یوم عاشورا اور یوم عرفہ کا روزہ قسم کے روزوں کے لیے کافی ہو جائیگا، آدمی اسے شمار کرنے سے قاصر ہو چکا ہے ؟

کمیٹی کے علماء کرام کا جواب تھا:

" قسم کا کفارہ یہ ہے کہ: ایک مومن غلام آزاد کیا جائے یا پھر دس مسکینوں کو کھانا دیا جائے، یا انہیں لباس مہیا کیا جائے، اور اگر وہ اس میں سے کچھ نہ پائے تو ہر قسم کے تین روزے رکھے.

رہا یہ کہ آپ شمار نہیں کر سکتے کہ کتنی قسمیں اٹھائیں تھیں، تو اس میں آپ کے لیے ضروری ہے کہ آپ انہیں شمار کرنے کی کوشش کریں اور تقریبی عدد لگا کر ان قسموں کا کفارہ ادا کریں جو توڑی گئی ہیں، ان شاء اللہ یہ کافی ہوگا.

یوم عاشوراء اور یوم عرفہ اور شوال کے چھ روزے قسم کے روزوں کے لیے کفایت نہیں کرینگے، لیکن اگر کوئی شخص ان میں کفارہ کے روزوں کی نیت کر لے اور نفلی روزے کی نیت نہ ہو تو پھر ٹھیک ہے.

الشیخ عبد العزیز بن باز.

الشیخ عبد الرزاق عفیفی.

الشیخ عبد اللہ بن غدیان.

دیكھیں: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (23 / 37 ـ 38).

فضيلة الشيخ محمد بن صالح العثيمين رحمہ اللہ سے درج ذيل سوال كيا گيا:

سائلہ كو ياد ہے كہ اس نے قسم اٹھائی اور وہ اس قسم كے كفارہ ميں تين روزے ركھنا چاہتی ہے، تو كيا اس كے شوال كے چھ روزوں كے ساتھ ركھنا جائز ہے كہ ميرے چھ روزے ہوں ؟

شيخ رحمہ اللہ كا جواب تھا:

" اول:

جب كوئى شخص اپنی قسم توڑ دے تو اس كے ليے روزے ركھنے اسی صورت ميں جائز ہيں جب وہ ايك غلام آزاد كرنے يا پھر دس مسكينوں كو كھانا كھلانے يا انہيں لباس مہيا كرنے سے عاجز ہو؛ كيونكہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

تو اس كا كفارہ دس مسكينوں كو اوسط درجے كا كھانا كھلانا جو تم اپنے گھر والوں كو كھلاتے ہو، يا پھر انہيں لباس دينا، يا ايك غلام آزاد كرنا، اور جو شخص يہ نہ پائے تو وہ تين روزے ركھے، جب تم قسميں اٹھاؤ تو قسموں كا كفارہ يہ ہے .

اكثر عام لوگوں ميں يہ پھيل چكا ہے كہ جب كوئى اپنی قسم توڑے تو وہ كھانا كھلانے يا لباس مہيا كرنے يا غلام آزاد كرنے كی استطاعت ہونے كے باوجود تين روزے ركھے، يہ غلط ہے بلكہ روزے ركھنا تو اس صورت ميں جائز ہيں جب غلام آزاد كرنے يا كھانا كھلانے يا لباس مہيا كرنے كی استطاعت نہ ہو، يا پھر اسے كھانا كھلانے كے ليے مسكين ہی نہ مليں تو وہ مسلسل تين روزے ركھ سكتا ہے.

پھر اگر وہ تين روزے ركھنے والوں ميں شامل ہوتا ہے تو شوال كے چھ روزے كافی نہيں ہونگے، كيونكہ يہ ايك دوسرے سے كفائت نہيں كرتے اور ہر ايك مستقل عبادت ہيں، بلكہ ہر ايك عليحدہ ہيں، بلكہ وہ پہلے شوال كے چھ روزے ركھے، اور پھر ان چھ روزوں كے بعد قسم كے تين روزے ركھے.

دیكھیں: فتاوى نور على الدرب (84 ـ 84).

اس ميں يہ شرط نہيں كہ يہ تين روزے تسلسل كے ساتھ ركھے جائيں، ہم اس كی تفصيل سوال نمبر (12700) ميں بيان كر چكے ہيں اس كا مطالعہ كريں.

واللہ اعلم .